احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے
جمعرات 23۔اکتوبر2014ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 23۔اکتوبر 2014ء 27ذوالحج 1435ہجری 23۔اخاء 1393ہش جلد 64-99 نمبر 240

دن رات تلاوت کرو

حضرت عبیدہ ملیکیؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اے قرآن کریم پر ایمان رکھنے والو! قرآن کریم کو اپنا تکیہ بنا کر نہ رکھو، بلکہ دن اور رات کی مختلف گھڑیوں میں اس طرح اس کی تلاوت کیا کرو، جیسا کہ تلاوت کرنے کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ، اور اس کو سنوار کر پڑھا کرو اور جو کچھ اس میں ہے اس پر تدبر کیا کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اس تلاوت کا اجر جلدی نہ مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا عظیم ثواب اور معاوضہ مقدر ہے۔

(شعب الایمان، التاسع عشر، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوۃ القران جزء2صفحہ 350)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’یہ لوگ (یعنی رفقاء مسیح موعود) حضرت مسیح موعود کے ہزاروں نشانوں کا چلتا پھرتا ریکارڈ تھے نہ معلوم لوگوں نے کس حد تک ان ریکارڈوں کو محفوظ کیا ہے مگر بہرحال خدا تعالیٰ کے ہزاروں نشانوں کے وہ چشم دید گواہ تھے...... پس ایک ایک (رفیق) جو فوت ہوتا ہے وہ ہمارے ریکارڈ کا ایک رجسٹر ہوتا ہے جسے ہم زمین میں دفن کر دیتے ہیں اگر ہم نے ان رجسٹروں کی نقلیں کر لی ہیں تو یہ ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے اور اگر ہم نے ان کی نقلیں نہیں کیں تو یہ ہماری بدقسمتی کی علامت ہے بہرحال ان لوگوں کی قدر کرو اور ان کے نقش قدم پر چلو۔‘‘ (رفقائے احمد جلد اول ص17)

حضرت مسیح موعود کا ایک کشف تذکرہ میں یوں درج ہے:۔

’’ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے اس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکال لی ہیں اور صاف کی ہیں اور میل و کدورت ان میں سے پھینک دی ہے اور ایک مصفّٰا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا اور یہ عمل کر کے وہ شخص غائب ہو گیا ہے اور میں اس کشفی حالت سے بیداری کی طرف منتقل ہو گیا۔‘‘ (تذکرہ ص31)

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی فرماتے ہیں:۔

’’اس کشف میں نور سے مراد قرآن کریم کے حقائق و معارف کی وہ درخشاں تصویر ہے جو حضرت مسیح موعود کو عطا کی گئی وہ مواد جس کے نیچے نور دبا ہوا تھا اس سے مراد مولوی محمد علی صاحب کا ان حقائق و معارف کو توڑ مروڑ اور غلط انداز میں پیش کرنا ہے جس سے اس نور کی چمک دھیمی پڑ گئی ہے مگر ایک فرشتہ جس کا نام شیر علی ہے اس نور سے میل و کدورت کو ظاہر کر کے پھر سے آشکار کرتا ہے یعنی حضرت مولوی شیر علی صاحب جو قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ و اشاعت کے لئے ولایت جا رہے ہیں حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ حقائق کو پوری تنویر کے ساتھ مغرب کے سامنے پیش کریں گے‘‘۔

(الفضل 28فروری 1936ء)

حضرت مولانا راجیکی صاحب کی ایک دعا:۔

’’اے قرآن کریم کو نازل کرنے والے خدا اور تمام منعمین کو قرآن کریم کی کامل تعلیم سے اعلیٰ علم و عرفان اور اعلیٰ محبت و رضوان بخشنے والے اور روحانی مردوں کو زندہ کرنے والے خدا مجھے قرآنی تعلیم کی کامل برکات کا اعلیٰ نمونہ بنا اور مغضوبین اور ضالین کی ٹیڑھی راہوں سے محفوظ رکھ‘‘۔ (حیات قدسی حصہ پنجم ص7,6)

بیان میں زور اور اثر

حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے والوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

’’اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے مرزا صاحب کو امام مانا، صادق سمجھا، بہت اچھا کیا لیکن کیا اس غرض و غایت کو سمجھا کہ امام کیوں آیا ہے؟ وہ دنیا میں کیا کرنا چاہتا ہے؟ اس کی غرض یا اس کا مقصد میری تقریروں سے یا مولوی عبدالکریم کے خطبوں سے یا کسی اور کی مضمون نویسیوں سے معلوم نہیں ہو سکتی اور نہ ہم اس غرض اور مقصد کو پورے طور پر بیان کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہمارے بیان میں وہ زور اور اثر ہو سکتا ہے جو خود اس (۔) کے لانے والے کے بیان میں ہے......‘‘

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 314)

روزنامہ الفضل کے خریداران توجہ فرمائیں

روزنامہ الفضل خریداران کو باقاعدگی سے بھجوایا جا رہا ہے۔ قارئین اطلاع دیں کہ کیا آپ کو باقاعدگی سے الفضل مل رہا ہے۔ اگر نہیں مل رہا تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں جس پر آپ کو الفضل مل سکے۔

الفضل کی خریداری چٹ پر چندہ کی میعاد درج ہوتی ہے۔ آپ اس چٹ کو ملاحظہ فرماویں اور اپنا چندہ خریداری جلد از جلد ارسال فرماویں۔ بصورت دیگر وی پی بھجوائی جائے گی۔ (روزنامہ مینیجر الفضل)

ضرورت ٹیچر

نظارت تعلیم کے ادارہ انسٹیٹیوٹ فار سپیشل ایجوکیشن ربوہ میں ٹیچرز کی آسامیاں خالی ہیں۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والی ایماندار اور محنتی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم ایم اے سپیشل ایجوکیشن اور ایم ایس سی سائیکالوجی ہونا ضروری ہے۔ خواہش مند خواتین اپنی درخواستیں بنام پرنسپل انسٹی ٹیوٹ فار سپیشل ایجوکیشن ربوہ مصدقہ از صدر محلّہ اور اپنی اسناد کی نقول جلد از جلد ادارہ میں جمع کروا دیں۔ (نظارت تعلیم)

مشعل راہ

اللہ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 7 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

پس دنیا کی نعمتوں کی موجودگی میں ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی خشیت اور اس کے حضور جھکنا ہر وقت مدنظر رہنا چاہئے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ (۔) سست ہو جاویں۔ (۔) کسی کو سست نہیں بناتا۔ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں مگر میں یہ نہیں پسند کرتا کہ خدا کے لئے ان کا کوئی وقت بھی خالی نہ ہو۔ ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو اس وقت بھی مدنظر رکھیں تا کہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کرے۔ نمازوں کے وقت پر نمازوں کو نہ چھوڑیں۔ ہر معاملے میں کوئی ہو دین کو مقدم کریں۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو اصل مقصود دین ہو پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے۔ صحابہ کرام کو دیکھو کہ انہوں نے مشکل سے مشکل وقت میں بھی خدا کو نہیں چھوڑا۔ لڑائی اور تلوار کا وقت ایسا خطرناک ہوتا ہے کہ محض اس کے تصور سے ہی انسان گھبرا اٹھتا ہے۔ وہ وقت جبکہ جوش اور غضب کا وقت ہوتا ہے ایسی حالت میں بھی وہ خدا سے غافل نہیں ہوئے، نمازوں کو نہیں چھوڑا۔ دعاؤں سے کام لیا۔ اب یہ بدقسمتی ہے یوں تو ہر طرح سے زور لگاتے ہیں بڑی بڑی تقریریں کرتے ہیں جلسے کرتے ہیں کہ.........ترقی کریں مگر خدا سے ایسے غافل ہوتے ہیں کہ بھول کر بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ پھر اس حالت میں کیا امید ہو سکتی ہے کہ ان کی کوششیں نتیجہ خیز ہوں یا پھر وہ سب کی سب دنیا ہی کے لئے ہوں یاد رکھو جب تک لا الہ الا اللّٰہ دل و جگر میں سرایت نہ کرے اور وجود کے ذرہ ذرہ پر..........کی روشنی اور حکومت نہ ہو کبھی ترقی نہ ہوگی"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 410 مطبوعہ ربوہ)

فرمایا "دنیا کے کام نہ تو کبھی کسی نے پورے کئے اور نہ کرے گا۔ دنیا دار لوگ نہیں سمجھتے کہ ہم کیوں دنیا میں آئے اور کیوں جائیں گے کون سمجھاوے جب کہ خدا تعالیٰ نے سمجھایا ہو، دنیا کے کام کرنا گناہ نہیں۔ مومن وہ ہے جو درحقیقت دین کو مقدم سمجھے اور جس طرح اس ناچیز اور پلید دنیا کی کامیابیوں کے لئے دن رات سوچتا یہاں تک کہ پلنگ پر لیٹے لیٹے فکر کرتا ہے اور اس کی ناکامی پر سخت رنج اٹھاتا ہے ایسا ہی دین کی غمخواری میں بھی مشغول رہے۔ دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے موت کا ذرہ اعتبار نہیں"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم مکتوب نمبر 9 صفحہ 72۔73)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے اپنی نعماء سے بھی نوازے اور دنیا کا کیڑا بننے سے بھی بچائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل 3/اگست 2004ء)

علم میرا ہتھیار ہے

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

العلم سلاحی

علم میرا ہتھیار ہے۔

(الشفاء۔ قاضی عیاض جلد اول صفحہ 86)

صاحبزادہ مرزا حنیف احمد!

تھا بادلوں میں شور بہت الامان کا
جس دن تھا سرخ سرخ سا رنگ آسمان کا
تاریکیاں کچھ کم نہ تھیں میرے نصیب کی
اک اور تارا بجھ گیا میرے جہان کا
غم اس قدر ہوا کہ مرے ہوش اڑ گئے
وہ تھے اجالا محفل ہستی کی جان کا
مشکل میں، ابتلاؤں میں، پروردگار نے
سایہ سا مجھ پہ رکھا ہے حفظ و امان کا
مرزا حنیف تھے مرے دل کے بہت قریب
وہ حوصلہ تھے، شان تھے میری اڑان کا
فرزند ارجمند تھے مصلح موعود کے
اک گوہر کمال، محبت کی کان کا
ترکی کہاں سے وجہ سکون لاؤں ڈھونڈ کر
ان کی جدائی کھا گئی آرام جان کا

محمد افضل خان ترکی۔ لندن

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

اللہ کی خوبصورت کائنات اور قرآنی تعلیمات

کائنات کی سائنس

سائنس کی تمام شاخوں نے مل کر کائنات کو اب ایک علم کی شکل دی ہے جو Cosmology کہلاتا ہے۔ زمانہ قدیم سے اس پر بہت سی تحقیقات ہوتی آرہی ہیں۔ اور ابتدائی طور پر یونانیوں کی اس میں بہت بڑی Contribution ہے۔ پھر اسلام کی پہلی صدیوں میں ان قدیم علوم کو بیت الحکمت قائم کر کے اکٹھا کیا گیا اور ان علوم کا عربی میں ترجمہ کیا گیا پھر مسلمان حکماء اور ماہرین فلکیات نے قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کر کے مختلف نظریات کی اصلاح کی اور ہیئت دانی میں بہت ترقی کی یورپ نے بعد میں ان علوم کو آگے بڑھایا۔

قرآن وحدیث وکتب
حضرت مسیح موعود میں ذکر

قرآن کریم میں بڑی کثرت سے اجرام فلکی اور علم ہیئت پر آیات وارد ہوئی ہیں حضرت مسیح موعود کی کتب میں بھی علم فلکیات کی بہت ساری تفاصیل درج ہیں۔ فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جیسا کہ تم دیکھ ہی رہے ہو۔ اور پھر وہ عرش پر قائم ہوا ہے اور سورج اور چاند کو اُس نے تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے چنانچہ ہر ایک سیارہ ایک معین میعاد تک اپنی گردش کے مطابق چل رہا ہے وہ (یعنی اللہ) ہر امر کا انتظام کرتا ہے۔“

(سورۃ الرعد:3)

پھر فرمایا: ”میں سورج کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جب وہ طلوع ہونے کے بعد اونچا ہو جاتا ہے اور چاند کو بھی جب وہ اس یعنی (سورج) کے پیچھے آتا ہے اور دن کو بھی جب وہ اس (سورج) کو ظاہر کر دیتا ہے اور رات کو بھی جب وہ اس (سورج) کی روشنی کو آنکھوں سے اوجھل کر دیتی ہے۔ اور آسمانوں کو بھی اور اس کے بنائے جانے کو بھی اور زمین کو بھی اور اس کے بچھائے جانے کو بھی شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

(الشمس:2تا8)

طبری میں ایک حدیث بروایت ابن عباس مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ سارے ستارے آسمان کے نیچے فضاء میں یوں معلق ہیں جیسے فانوس مسجد میں“

(بحوالہ فلکیات جدیدہ از مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی صفحہ 494)

حضرت مسیح موعود نے کشتی نوح میں تحریر فرمایا ہے۔ ”تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا“۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں۔

”نظام دنیا کی محافظت میں ان ستاروں کو دخل ہے اسی قسم کا دخل جیسا کہ انسانی صحت میں دوا اور غذا کا ہوتا ہے“۔

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 283 حاشیہ)

آپ کی ایک عربی عبارت کا ترجمہ ہے۔

”زمین عورت کی مانند ہے اور آسمان اس کے خاوند کے مانند ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا کام دوسرے کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ پس ان دونوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے تحت جوڑ دیا ہے“۔

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 74 روحانی خزائن جلد 7 ص 289)

علم ہیئت میں تدریجی ترقی

قدیم ہیئت میں سورج اور چاند کا شمار بھی سیاروں میں تھا۔ کل سیارے سات تھے۔ نظام بطلیموس میں سیاروں کی ترتیب اس طرح تھی۔

زمین (مرکز عالم)، چاند، عطارد، زہرہ، سورج، مریخ، مشتری، زحل آخری 2 سیارے یورینس، نیپچون دُوربین کی ایجاد کے بعد دریافت ہوئے۔

قدیم ہیئت کا یہ نظریہ کہ کل عالم کا مرکز زمین ہے اور سب سیارے اس کے گرد گھومتے ہیں ڈیڑھ ہزار سال تک تسلیم کیا جاتا رہا۔ حتیٰ کہ سپین کے ایک مسلمان ہیئت دان زرقالی نے مرکزیت آفتاب کا نظریہ پیش کیا زمین محور پر بھی اور آفتاب کے گرد بھی گھومتی ہے اور چاند زمین کا سیارہ ہے جو کہ زمین کے گرد گھومتا ہے اور اس طرح زمین سمیت کئی سیارے سورج کے گرد گردش کر رہے ہیں۔ نظام شمسی میں سورج ستارہ ہے اور اس کے گرد گھومنے والے سیارے ہیں۔

لفظ سیارہ (Planet) یونانی زبان کے ایک لفظ Planetai سے لیا گیا ہے جس کے معنے ہرکارے یا پھرنے والے کے ہیں۔ ساکن ستاروں کے درمیان ستارے اسی طرح حرکت کرتے ہیں جیسا کہ ہرکارے پھرتے ہیں۔

جدید ہیئت کے ماہرین چاند، سیارے اور سورج میں یہ فرق کرتے ہیں کہ سیارے کے گرد حرکت کرنے والا چاند، سورج کے گرد گھومنے والے سیارے نیز سیاروں کے ہمارے نظام شمسی کی طرح بے شمار نظام ہیں۔ ان میں سیارے اپنے اپنے سورج کے چاروں طرف رواں گرداں ہیں۔ ہیئت دانوں کے نزدیک سورج کی طرح چاند بھی کئی ہیں مشتری، زحل، یورینس کے گرد بھی کئی چاند گھوم رہے ہیں۔ جیسا کہ زمین کے گرد ایک چاند گھوم رہا ہے۔ دراصل ہمارا سورج کہکشاں کا ایک معمولی ستارہ ہے اور ہماری زمین اس کا ایک اوسط درجے کا سیارہ ہے خدا تعالیٰ کی اس کائنات کو دیکھ کر سب سے پہلے اس کے حسن کی طرف ذہن جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا۔

”ہر چیز اس عالم میں خلق کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور دنیا میں جو چیز بھی موجود ہے وہ مخلوق ہے اور اس کا خالق اللہ ہے اور اس خلق میں کمال صنعت پایا جاتا ہے اور ہمیں اس میں عجیب دلکشی اور حسن نظر آتا ہے۔ اس حسن کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آسمان کے ستاروں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنے قانون میں باندھا ہے۔ ان میں ایک حرکت ہے جو متصل اور دائمی ہے اور پھر اس نے ان کے حصے بنائے ہیں۔ مثلاً سورج کا نظام ہے۔ سورج کے نظام سے تعلق رکھنے والے سیارے سورج کے گرد چکر لگا رہے ہیں اور ان کے زاویوں میں جو حسن ہمیں نظر آتا ہے اگر وہ سیارے آپ کے سامنے ایک غذ پر آجائیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ شاعروں نے اپنی محبوباؤں کی لچک اور ان کے زاویوں کے متعلق کہا ہے اللہ تعالیٰ کی اس صنعت میں اس سے زیادہ خوبصورتی اور حسن نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک خاص قسم کے چکروں میں باندھ دیا ہے پھر یہ تو وہ سیارے ہیں جن کا تعلق نظام شمسی سے ہے لیکن اس سورج کے علاوہ اربوں ارب سورج عالمین میں پائے جاتے ہیں اور سائنس دانوں نے معلوم کیا ہے کہ گلیکسی (Galaxy) جو کہ بہت سے ستاروں کے خاندانوں کا مجموعہ ہوتی ہے اس میں بھی ایک نظام پایا جاتا ہے۔ پھر یہ گلیکسیز (Galaxies) بے شمار ہیں اور یہ ساری کی ساری ایک جہت کی طرف اور ایک دوسرے سے پرے ہٹ رہی ہیں۔ اب تو سائنسدان قریباً اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں۔

میں قریباً اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ابھی سائنس دانوں میں اختلاف ہے بعض سائنسدانوں کی ایک رائے ہے اور بعض سائنس دانوں کی دوسری رائے ہے لیکن بہر حال ہم کہہ سکتے ہیں کہ قریباً ہر سائنسدان اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہے کہ گلیکسیز (Galaxies) کی سیر اور چلنے کو دیکھا جائے تو پہلے وہ ایک دوسرے کے قریب تھیں لیکن اب دُور ہوتی جا رہی ہیں اور سائنسدان یہ کہتے ہیں کہ جب دو گلیکسیز (Galaxies) کے درمیان اتنی جگہ ہو جاتی ہے کہ وہاں ایک اور گلیکسی (Galaxy) زندہ رہ سکے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ”کن“ کے ساتھ ایک اور گلیکسی (Galaxy) وہاں پیدا کر دیتا ہے غرض جس چیز کو بھی لو اس میں ہمیں کمال صنعت نظر آتا ہے۔“ (روزنامہ الفضل ربوہ 8 فروری 1967ء)

ہمارا نظام شمسی

ہمارے لئے ہمارا اپنا نظام شمسی بہت اہمیت کا حامل ہے ہمارے نظام شمسی کا قطر کوئی دس ارب میل بیان کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک ستارہ (سورج) 8 سیارے (عطارد Mercury) زہرہ (Venus)، زمین (Earth)، مشتری (Jupiter) مریخ (Mars)، زحل (Saturn) یورینس (Uranius) نیپچون (Neptune) 34 قمار تقریباً 50 ہزار ایسٹرائڈ (Asteroids) کروڑوں شہابوں (Meteors) دمدار تاروں (Comets) اور بے شمار گرد وغبار پر مشتمل ہے۔

چاند پر انسان کا پہلا قدم

زمین کے علاوہ ابھی تک کسی سیارے پر آبادی ثابت نہیں ہوئی۔ 20 جولائی 1969ء کو دو خلاء باز نیل آرم سٹرانگ (Neil Armstrong) اور بزایلڈرن (Buzz Aldrin) زمین کے قریب ترین سیارے چاند پر اُترنے میں کامیاب ہوئے جو زمین کا چاند ہے یہ خلاء باز اپنے ساتھ چاند سے ایسے نمونے لائے جنہوں نے برسوں سے سائنس دانوں کو تحقیق میں مصروف رکھا ہوا ہے۔ چاند کے اردگرد حفاظتی غلاف موجود نہ ہونے کی وجہ سے سورج کی مضر شعاعیں براہ راست چاند پر پڑتی ہیں اس لئے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ نہ چاند پر آبادی ہے اور نہ ہی ممکن ہے کہ آبادی ہو سکے۔

زندگی کا زمین سے وابستہ ہونا

پس اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہی انسان کے رہنے کیلئے پسند فرمایا اور بارہا اس کا ذکر قرآن کریم میں کیا ہے۔ فرمایا

”ہم نے زمین کو (ہی) تمام مخلوق کے فائدے کے لئے بنایا ہے“۔ (الرحمٰن:11)

اسی طرح فرمایا:

”وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو رہنے کے قابل بنایا“۔ (الملک:16)

قرآن کریم کے آغاز میں ہی فرمایا:

”اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا اور آسمان کو (تمہاری بقاء کی) بنیاد بنایا اور آسمان سے پانی اتارا اور اس کے ذریعہ ہر طرح کے پھل تمہارے لئے بطور رزق نکالے پس جانتے بوجھتے ہوئے اللہ کے شریک نہ بناؤ“

(البقرہ:23,22)

گو زمین کا مقام اس کائنات میں ایک نقطہ کے برابر ہے اور ہمارے نظام شمسی میں یہ عام سا سیارہ ہے مشتری، زحل اور یورینس اور نیپچون اس سے بہت بڑے ہیں اور زہرہ تقریباً زمین کے برابر ہے تاہم اللہ تعالیٰ نے ہمارے قیام کے لئے اس چھوٹے سے سیارے کو پسند فرمایا ہے۔

یہاں سے جب ہم فضا میں دیکھتے ہیں تو کائنات کے اسرار میں انسانی عقل کھو جاتی ہے تاہم زمین ہی اپنی فیاضی اور خوبصورتی میں بنی نوع انسان کے رہنے کے قابل ہے جہاں نہ تو درجہ حرارت کی اتنی زیادہ کمی بیشی (Variation) ہوتی ہے کہ انسان گرمی سے جل جائے یا سردی سے جم جائے (Freeze ہو جائے) کیونکہ زمین پر اوسط درجہ حرارت 15 ڈگری سنٹی گریڈ یا 59 ڈگری

فارن ہائٹ ہے نیز سورج سے آنے والی خطرناک شعاعوں ایکسرے وغیرہ (X- Rays) اور دوسری خطرناک شعاعوں کے برے اثرات کو اوزون (Ozone) قسم کی فضاء میں کئی تہیں ہیں جو روک لیتی ہیں ہمارا قریب ترین سیارہ زمین کا چاند ہے وہاں اتنی Temperature Variation ہے کہ دن کے وقت 102 ڈگری سنٹی گریڈ (215 ڈگری فارن ہائٹ) اور رات کے وقت منفی 157 ڈگری سنٹی گریڈ (یا منفی 251 ڈگری فارن ہائٹ) ہوجاتا ہے۔

نظام شمسی میں سورج کا اہم کردار

سورج ہمارے شمسی نظام کا مرکز ہے اور اس سے زمین روشنی اور حرارت حاصل کرتی ہے۔ اس کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ سورج بہ حکمت کاملہ الٰہی سات سوتیس (730) تعینات میں اپنے تئیں متشکل کر کے دنیا پر مختلف قسم کی تاثیرات ڈالتا ہے۔

(توضیح مرام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 78,77)

کائنات میں سورج عام سا ستارہ ہے۔ زمین سے اس کا فاصلہ 93 ملین میل ہے۔ یہ زمین سے 900 گنا بڑا ہے۔ اس کا قطر 865،300 میل ہے۔ سورج کے اندر حرارت کا اندازہ 15 ملین سنٹی گریڈ (25 ملین فارن ہائٹ) کا ہے۔ سورج کی سطح پر درجہ حرارت 5800 ڈگری سنٹی گریڈ (10,500 درجہ حرارت فارن ہائٹ) لگایا گیا ہے۔

آسمان پر بارہ بروج

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا۔

''برکت والی ہے وہ ہستی (یعنی اللہ) جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس (آسمان) میں ایک روشن چراغ (یعنی سورج) اور ایک چمکتا ہوا چاند بنایا۔ (الفرقان:62)

قرآن کریم میں دو اور جگہوں پر بھی بروج کا ذکر ملتا ہے۔ (سورۃ الحجر:17 اور سورۃ الرعد:2)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ بُرج آسمان کے ان فرضی مقامات کو کہتے ہیں جن میں فرض کیا جاتا ہے کہ سورج گزرتا ہے (تفسیر صغیر) علم ہیئت کی کتابوں میں منطقہ البروج وہ لائن ہے جس پر آفتاب ستاروں میں حرکت کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ دراصل یہ آفتاب کے گرد زمین کی حرکت کا نتیجہ ہے۔ علماء ہیئت منطقہ بروج میں بارہ مہینوں کے لحاظ سے بارہ مساوی حصے بناتے ہیں۔ یہ حصے بارہ بروج کہلاتے ہیں۔

سیاروں کے اثرات

ہر برج کے بالمقابل ایک یا دو سیاروں کو ان کے اثرات کے لحاظ سے باندھا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے بھی اس کی تائید فرمائی ہے فرمایا ''چاند سورج اور سیاروں کی تاثیرات کے ہم قائل ہیں...... یہ امر شریعت کے خلاف نہیں''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 677)

''......ان چیزوں کے اندر خاص وہ تاثیرات ہیں جو انسانی زندگی اور انسانی تمدن پر اپنا اثر ڈالتی ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 283 حاشیہ)

حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہیں ایک بعث محمدی جلالی رنگ میں ہے جو ستارہ مریخ (Mars) کی تاثیر کے نیچے ہے...... دوسرا بعث احمدی جو جمالی رنگ میں ہے۔ جو ستارہ مشتری (Jupiter) کی تاثیر کے نیچے ہے۔

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 254)

بن جاتے ہیں جو اندرونی محور کے گرد چکر کھانے لگ جاتے ہیں اور ایک نیا نظام شمسی بن جاتا ہے۔

(تفسیر صغیر) پھر فرمایا ''وہی ہے جس نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ یہ سب (آسمانی سیارے) اپنے اپنے محور میں بے روک چل رہے ہیں۔ (الانبیاء 34:21)

سورۃ الصّٰفّٰت میں فرمایا:۔ ''ہم نے ورلے آسمان کو کواکب کے ساتھ زینت بخشی ہے'' (صافات آیت:7) قرآن کریم میں شہاب ثاقب کا ذکر اس طرح ملتا ہے فرمایا۔

فرمایا............اس کے پیچھے ایک شہاب ثاقب روشن شعلہ آتا ہے۔

(الصّٰفّٰت:11)

ہر برج کے بالمقابل سیاروں کی ترتیب یہ ہے

بروج	سیارے	اثرات کا دورانیہ
حمل (Aries)	مریخ (Mars)	21 مارچ تا 19 اپریل
ثور (Taurus)	زہرہ (Venus)	20 اپریل تا 20 مئی
جوزا (Gemini)	عطارد (Mercury)	21 مئی تا 20 جون
سرطان (Cancer)	مریخ (Mars)	21 جون تا 22 جولائی
اسد (Leo)	سورج (Sun)	23 جولائی تا 22 اگست
سنبلہ (Virgo)	عطارد (Mercury)	23 اگست تا 22 اکتوبر
میزان (Libra)	زہرہ (Venus)	23 ستمبر تا 22 اکتوبر
عقرب (Scorpio)	مریخ (Mars)	23 اکتوبر تا 21 نومبر
قوس (Sagitarius)	مشتری (Jupiter)	22 نومبر تا 21 دسمبر
جدی (Capricorn)	زحل (Saturn)	22 دسمبر تا 19 جنوری
دلو (Aquarius)	زحل، یورنیس (Saturn & Uranus)	30 جنوری تا 18 فروری
حوت (Pisces)	مشتری اور نیپچون (Juipter & Neptune)	19 فروری تا 20 مارچ

قرآن کریم اور اجرام فلکی

قرآن کریم میں کائنات کی پیدائش اور اجرام فلکی کا بڑی کثرت سے ذکر ملتا ہے۔ گویا (Cosmology) کے بہت سارے اسرار اور حقائق قرآن کریم میں مندرج ہیں۔ سائنس کی ہر تحقیق، قرآن کریم کی صداقتوں کو اجاگر کرتی ہے اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی غیر معمولی قدرتوں کا شعور عطا کرتی ہے جیسا کہ قرآن کریم کی آیات کے بعد حضرت مسیح موعود کی تحریرات درج کر کے ثابت کیا جائے گا۔

تخلیق کائنات اور نظام شمسی کا ذکر کثرت کے ساتھ قرآن کریم میں ملتا ہے چنانچہ سورۃ الانبیاء میں فرمایا ''......آسمان اور زمین دونوں بند تھے پس ہم نے ان کو کھول دیا۔'' (سورۃ انبیاء:31)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''موجودہ سائنس نے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ جب کوئی نیا نظام شمسی پیدا ہوتا ہے تو پہلے وہ ایک گیند کی طرح ہوتا ہے پھر اندرونی چکر سے اس کے کنارے دُور دُور پھینکے جاتے ہیں اور نئے کُرّے

اس کے پیچھے ایک شہاب مبین لگا دیا جاتا ہے۔ (الحجر:19)

وہ ایک (مہلک) شعلہ زن ستارے کو اپنی گھات میں پاتا ہے۔ (الجن:10)

دراصل سورج سے بہت دور دم دار ستاروں (Comets) کا جھرمٹ ہے کومٹ (دمدار ستارے) یونانی لفظ کومیٹا سے ماخوذ ہے یعنی ''گھنے بالوں والا'' انہیں دم دار سیارے کہنا زیادہ مناسب ہے یہ بھی سورج کی روشنی کو منعکس کرتے ہیں طویل مدار پر سورج کے گرد چکر لگاتے ہیں ان کا چکر حد سے زیادہ بیضوی ہوتا ہے اس لئے کبھی تو یہ سورج کے بالکل قریب آجاتے ہیں اور کبھی نیپچون سے بھی آگے نکل جاتے ہیں۔ جب کبھی سورج کے قریب سے گزرتے ہیں تو اس کے حرارت کی وجہ سے اس کی لاکھوں کروڑوں میل لمبی دم نکل آتی ہے۔

نظام شمسی میں بعض ایسے اجرام فلکی بھی ہیں جنہیں نہ تو سیارہ کہا جاسکتا ہے نہ کسی سیارے کا چاند کیونکہ نہ تو وہ کسی سیارے جتنے بڑے ہوتے ہیں۔ اور نہ کسی سیارے کے گرد حرکت کر رہے ہوتے ہیں ان اجرام فلکی کو سیارچے کہا جاتا ہے بعض سیارچے ایک ہزار کلومیٹر کے قطر کے ہوتے ہیں اور کچھ ریت کے ذرے کے برابر۔ ہماری زمین ان سیارچوں کے جھرمٹ یا آوارہ اجسام کے جھرمٹ میں سے ہر سال گزرتی ہے اور جن اجسام کو وہ اپنے کشش ثقل سے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تو وہ اس کی فضا میں داخل ہونے کے بعد رگڑ کھا کر جل بھن کر راکھ ہوجاتا ہے اور اس کی روشنی ہمیں نظر آتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہ ستارہ ٹوٹا وہ یہی شہاب ثاقب (Meteor) ہوتا ہے۔ اگر اس کا تن وتوش اتنا ہو کہ رگڑ کی حرکت کی وجہ سے وہ راکھ بن کر ختم نہ ہو تو اس کے باقی حصہ کو پھر نیزک کہتے ہیں اور جب یہ نیزک نہایت تیزی کے ساتھ زمین کی فضا سے گزر کر جب زمین پر گرتا ہے تو زمین پر ایک قیامت بپا کرسکتا ہے بعض شہاب بغیر جلے یا تھوڑے جلے ہوئے اور بچے ہونے زمین پر گرتے رہتے ہیں۔ وہ دنیا کے بعض عجائب گھروں میں محفوظ ہیں۔

قرآن کریم میں سورۃ الملک کی آیت بیشک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین کر دیا اور ہم نے ان کو شیاطین کے لئے رجوم (بھی) کر دیا۔ یہاں رجوم سے مراد شہاب ہے گویا یہ آتشی گولے جو آسمان میں داخلے کی کوشش کرتے ہیں شیاطین پر برسائے جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

شہاب وہ چیزیں ہیں جنہیں انگریزی میں میٹرز (Meteors) کہتے ہیں یہ تو بچہ۔ عامی شاعر حکیم سب یکساں دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ شہب گاہ گاہ نظر آتے ہیں۔ میٹرز (Meteors) آسمان میں سے کرہ ارض ہوائی میں داخل ہو کر روشن ہوجاتے ہیں۔ ایسے ہر روز بیس ملین ہوا میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ چھوٹے اور عام اور روزانہ ہیں۔ رات کے پچھلے حصہ میں پہلے کی نسبت تین گنے زیادہ ہوتے ہیں۔ میٹرز کی فوج دورے کے ساتھ آتی ہے۔ یہ دورہ صدی میں تین بار ہوتا ہے۔ عموماً نومبر کے مہینہ میں اور بڑے بڑے دورے مفصلہ ذیل ہیں۔

286ء، 599ء، مئی 610ء، 902ء، 931ء، 1002ء، 1101ء، 19 جنوری 1135ء، 1202ء 136ء، 10 مارچ 152ء، (میں حیرت بخش رمی ہوئی) 1533ء، 1602ء، 1698ء، 1799ء، 1832ء، 1866ء، 1872ء بعض میٹرز سورج کے گرد شکل کانک سکشن (انقطاع خرطومی) میں دورہ کرتے ہیں۔

میٹرز کامٹ (Comet) کے گرد بہت ہوتے ہیں۔ وہیں سے آتے ہیں۔ جن دنوں کامٹ نمودار ہوتا ہے ان دنوں میں بھی کثرت سے گرتے ہیں۔ خود کامٹ بھی ایک میٹرز ہے۔ کیمیکل (کیمیاوی) امتحان سے معلوم ہوتا ہے کہ مفصلہ ذیل اشیاء میٹرز میں پائے جاتے ہیں اور کوئی چیز نہیں پائی جاتی۔

لوہا۔ ایکومینئم۔ میگنیشیم۔ پوٹاشیم۔ سلیکون۔ سوڈیم۔ آکسیجن۔ کیلشیم۔ نکل۔ آرسینک۔ کوبالٹ فاسفورس۔ کرومیم۔ نائیٹروجن۔ میگینیسی۔ سلفر۔ کلورائن۔ کاربن۔ ٹیٹینئم۔ ہائیڈروجن۔ ٹین۔ تانبا

تمام مقامات جن میں میٹر ز جمع کئے گئے ہیں۔ یورپ میں وی آنا، پیرس، لندن، برلن اور امریکہ میں نیو ہیون، ایمبرسٹ، لوئیز ول، یہ پتھر عموماً بڑے نہیں ہوتے۔ عجائب خانہ میں ایک سو پونڈ سے زیادہ وزن کے پتھر کم ہی پائے جاتے ہیں۔ ایسی بارش ان پتھروں کی شاذ و نادر ہی ہوئی ہوگی۔ جس میں کل پتھروں کا وزن ہزار پونڈ تک پہنچا ہو۔ مقام پلٹسک کے نو سو پچاس سالم پتھر پیرس کے عجائب خانہ میں موجود ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کا اوسط وزن 67 گرام ہے یعنی اڑھائی اونس سے بھی کم ہے۔ سٹاک ہولم کے عجائب خانہ میں ایک پتھر کا وزن ایک گرین سے بھی کم ہے۔ مقام ایمٹ کی بارش میں ایک پتھر قریباً 500 پونڈ کا گرا تھا۔

میٹی ارک آیرن۔ اس قسم کا ایک ٹکڑا 635 پونڈ وزنی ییل کالج میوزیم میں موجود ہے۔ قریباً اتنے ہی حجم کا ایک ٹکڑا پیرس کے میوزیم میں ہے۔ اس سے کسی قدر چھوٹا ٹکڑا شہر واشنگٹن کے نیشنل میوزیم میں ہے اور ان سے ایک بہت بڑا ٹکڑا برٹش میوزیم میں ہے۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 160)

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ زمین کی سطح سے تقریباً سو میل اوپر شہاب ٹوٹنے کا آغاز ہوتا ہے اور زمین سے پانچ دس میل کے فاصلے پر پہنچ کر جل جاتے ہیں البتہ کبھی کبھی شہابی پتھر کا حجم بڑا ہوتا ہو اس کے کچھ ٹکڑے صحیح و سالم زمین تک پہنچ جاتے ہیں۔

حجر اسود کے شہب ثاقب کا پتھر ہونے کا امکان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجلس عرفان میں ایک دوست نے حجر اسود کے بارہ میں سوال کیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ بڑا پرانا سوال ہے جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی اٹھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ جب پہلی بار خانہ کعبہ تعمیر ہوا تو یہ پتھر اس کے لئے آسمان سے اترا تھا اور جب زمین میں داخل ہوا تو یہاں کے گناہوں سے آلودہ ہو کر کالا سیاہ ہو گیا حالانکہ جب آسمان سے چلا تھا تو بالکل سفید پتھر تھا اس ارشاد نبویؐ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ تمثیلی زبان میں بات ہو رہی ہے کیونکہ پتھر کے تو کوئی گناہ نہیں ہوتے اور نہ گناہ ان پر اثر کرتے ہیں عین ممکن ہے کہ وہ علاقہ جہاں خانہ کعبہ تعمیر ہوا وہاں آسمان سے شہاب ثاقب گرے ہوں اور اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ پہلے خانہ خدا میں جو پتھر استعمال ہوں وہ ظاہری صورت میں بھی آسمان سے آئے ہوں اور ان پر ارشاد نبویؐ بالکل صادق آتا ہے کہ اگر آسمان سے پوری طرح سفید پتھر بھی چلے تو جب وہ زمین کی کثیف فضاء میں داخل ہوتا ہے تو اس کو آگ لگ جاتی ہے پتھر کا جو حصہ نیچے پہنچتا ہے وہ جھلس کر سلیٹی پر کالی رنگت میں بدل جاتا ہے۔ یہ ہرگز بعید نہیں کہ ایسا واقعہ ہوا ہو اور وہ پتھر جو گرے ہوں وہ خانہ کعبہ کی بنیادوں میں استعمال کئے گئے ہوں۔ یہ نہ عقل کے خلاف ہے۔ نہ سائنسی مشاہدہ کے خلاف ہے نہ موقع اور محل کے مضمون کے خلاف ہے۔ یہ بات بھی تاریخی طور پر ثابت ہے کہ خانہ کعبہ پر کئی دور آئے ہیں ابتدا زمانہ سے یہ گھر ٹوٹتا بھی رہا اور بنتا بھی رہا۔ رفتہ رفتہ پرانے پتھر ضائع ہو گئے صرف یہی ایک پتھر بچا ہوا ہے جسے آغاز کی یاد کے طور پر سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ اس سے محبت اور عشق ایک قدرتی بات ہے۔

(مجلس عرفان کراچی 26 اگست 1983ء مطبوعہ الفضل 18 نومبر 1998ء صفحہ 3)

چنانچہ سورۃ الواقعہ آیت 76 کی حوالے سے حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

اس قول میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ستاروں اور ان کے مواقع کو زمانِ نبوت اور نزول وحی کے تجسس سے ایک تعلق ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ بعض ستارے صرف کسی نبی کے وقت میں ہی نکلتے ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے اشاروں کو سمجھتے ہیں پھر انہیں متقیوں کی طرح قبول کرتے ہیں۔ (حمامۃ البشریٰ صفحہ 74)

اجرام فلکی سے صفات الٰہیہ کا ادراک

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''......کہا جاتا ہے کہ ابتداء میں خدا اکیلا تھا اور اس کے ساتھ کوئی نہ تھا اور پھر خدا نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کیا............ اور ظلی طور پر اپنے نور سے سورج اور چاند اور ستاروں کو نور بخشا۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 275)

بدقسمتی سے پہلی قوموں نے ان مظاہر قدرت (آسمان) سورج، چاند، زمین کو اپنا دیوتا بنا لیا اور شرک میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود نے اس زمانے میں ان قوموں پر ان کی غلطی ظاہر کی تھی (جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم پر ان کی غلطی ظاہر کی تھی۔ ملاحظہ فرمائیں سورۃ الانعام آیات 75 تا 84) چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کے مظہر چار ہیں جو وید کے رُو سے چار دیوتے کہلاتے ہیں مگر قرآنی اصطلاح کی رُو سے ان کا نام فرشتے بھی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

1۔ اکاش جس کا نام اندر ہے۔
2۔ سورج دیوتا جس کو عربی میں شمس کہتے ہیں۔
3۔ چاند جس کو عربی میں قمر کہتے ہیں۔
4۔ دھرتی جس کو عربی میں ارض کہتے ہیں۔

.... وید کے یہ چار دیوتے یعنی اکاش، سورج، چاند، دھرتی خدا کے عرش کو جو صفت ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور مالک یوم الدین ہے اُٹھا رہے ہیں۔

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 455)

پھر آپ فرماتے ہیں۔ ''دنیا ایک شیش محل ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور عناصر وغیرہ جو کچھ کام کر رہے ہیں یہ دراصل ان کے کام نہیں۔ یہ بطور شیشوں کے ہیں بلکہ ان کے نیچے ایک مخفی طاقت ہے جو خدا ہے یہ سب اس کے کام ہیں۔''

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 411)

آپ فرماتے ہیں ''جب میں ان بڑے بڑے اجرام کو دیکھتا ہوں اور ان کی عظمت اور عجائبات پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ صرف ارادۂ الٰہی سے اس کے اشارہ سے ہی سب کچھ ہو گیا تو میری روح بے اختیار بول اٹھتی ہے کہ اے ہمارے قادر خدا تو کیا ہی بزرگ قدرتوں والا ہے اور تیرے کام کیسے عجیب اور وراء العقل ہیں۔ نادان ہے وہ جو تیری قدرتوں سے انکار کرے اور احمق ہے وہ جو تیری نسبت یہ اعتراض پیش کرے کہ اس نے ان چیزوں کو کس مادہ سے بنایا۔

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 425 حاشیہ)

یہ چار صفات کے نمونہ جو اکاش اور سورج اور چاند اور زمین میں پائے جاتے ہیں یہ انسانوں کے غور کے لئے دیئے گئے ہیں تا صفات الٰہیہ سمجھنے میں مدد دیویں۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 415 حاشیہ)

اجرام فلکی اور عناصر ارضی ایک کتاب کے اوراق ہیں جن سے ہمیں خدا تعالیٰ کی صفات کے بارے میں معرفت کا سبق ملتا ہے۔''

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 420)

فرمایا:۔

''یاد رہے کہ جس طرح ستارے ہمیشہ نوبت بہ نوبت طلوع کرتے رہتے ہیں اسی طرح خدا کے صفات بھی طلوع کرتے رہتے ہیں کبھی انسان خدا کے صفات جلالیہ اور استغنائے ذاتی کے پرتوہ کے نیچے ہوتا ہے اور کبھی صفات جمالیہ کا پرتوہ اس پر پڑتا ہے اسی کی طرف اشارہ ہے۔

جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کل یوم ھو فی شان

(چشمہ مسیحی روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 369)

اللہ تعالیٰ کیا ہی خوب قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! خدا تعالیٰ کے ملک سے جو زمین و آسمان ہے تم باہر نہیں جا سکتے جہاں جاؤ گے خدا کا غلبہ تمہارے ساتھ ہوگا۔''

(الرحمٰن: 34)

ماخوذ

ورزش، مثبت سوچ اور اچھی غذا سے دماغی قوت بہتر

نئے تحقیق کاروں نے یہ نوید سنائی ہے کہ جس طرح ورزش ہمارے جسم کو توانائی بخش کر اسے دیر تک ضعیفی کے اثرات سے محفوظ رکھ سکتی ہے، اسی طرح بہت سی ذہنی مشقیں دماغ کو انحطاط سے کافی دنوں تک بچائے رکھتی ہیں۔

ہماری طویل عمر کی خواہش کبھی کم نہیں ہوتی۔ ہر شخص لمبی سے لمبی عمر کا خواہاں ہوتا ہے لیکن یہ بھی چاہتا ہے کہ صحت اچھی رہے۔ ہاتھ پاؤں چلتے رہیں اور دماغ روشن رہے، بلکہ اکثر لوگ تو کہتے ہیں کہ چاہے جسمانی توانائی میں تھوڑی بہت کمی آ جائے، لیکن ذہنی کارکردگی جوں کی توں رہے۔

اس دور جدید میں سائنسدانوں نے انسانی دماغ کی کارکردگی تادیر قائم رکھنے کے لئے کمپیوٹر کا سہارا لیا ہے اور مختلف ادارے مغربی ملکوں میں نت نئے پروگرام ترتیب دے رہے ہیں اور طرح طرح کے کھیل وضع کر رہے ہیں، جو سیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت کو قائم رکھنے میں مدد دیتے ہیں اور یادداشت کو انحطاط سے محفوظ رکھنے کے لئے کارآمد ہیں۔ جہاں تک ان کمپیوٹر پروگراموں کی افادیت کا سوال ہے، ان کے بارے میں متضاد آراء ہیں اور اکثر ماہرین ان اداروں کے دعووں سے متفق نہیں جنہوں نے یہ پروگرام ترتیب دیئے ہیں۔ ایک خیال یہ ہے کہ کمپیوٹر پروگرامز پر رقم خرچ کرنے اور اس چکر میں پڑنے کے بجائے کسی بک کلب کے ممبر بن جائیں یا کوئی نئی زبان سیکھیں پیسے بھی بچیں گے اور آپ کے ذہن اور یادداشت پر بھی اچھا اثر پڑے گا۔

بعض امریکی اداروں کا یہ بھی خیال ہے کہ ایک طرف ایسے پروگراموں سے دماغ کو تحریک ملتی رہے اور دوسری طرف ورزش اور صحت بخش غذا کے ذریعے اسے بہترین حالت میں رکھا جائے۔

ورزش سے بوڑھے لوگوں کے دماغ کو اس طرح فائدہ پہنچتا ہے کہ دماغ کو خون کی فراہمی بہتر ہو جاتی ہے۔ حیاتین ج اور حیاتین ھ اور بیٹا کیروٹین جیسے مانع تکسید مقویات کھانے سے ذہنی انحطاط کا راستہ روکنے میں مدد ملتی ہے۔

ماہرین کا مشورہ یہ ہے کہ آپ اپنے دماغ کو صحت مند رکھنے کے لئے جو بھی طریقہ پسند کریں اس میں تاخیر نہ کریں۔ البتہ ماہرانہ صلاح مشورے سے اپنا پروگرام ترتیب دیں۔

بہرصورت ورزش اور صحت بخش غذا کی افادیت سے انکار ممکن نہیں۔ ماہرین اکثر یہ مشورہ دیتے ہیں کہ باقاعدگی سے واک کرنا بہت اچھی ورزش ہے اور آسان بھی۔ جہاں تک صحت بخش غذا کا تعلق ہے اس میں پھلوں اور سبزیوں کو خاصی مقدار میں ضرور شامل کیجئے۔

باقاعدہ ورزش، کتب بینی، علمی گفتگو، تبادلہ خیال، مثبت انداز میں غور و فکر، اچھی غذا اور مناسب آرام کے پروگرام پر باقاعدگی سے عمل کر کے بڑھاپے میں بھی دماغی قوت بحال رکھی جا سکتی ہے۔

(ہمدرد صحت)

مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب

محترم محمود احمد شاہد صاحب بنگالی کی دلنشیں یادیں

خدا تعالیٰ نے محترم محمود احمد شاہد صاحب کو قابل تقلید اور قابل رشک خدمت دین والی زندگی عطا فرمائی۔ خاکسار نے انہیں تین خلفاء کے دور میں خدمت دین کرتے دیکھا۔ خاکسار اس اجتماع میں موجود تھا۔ جب آپ کا اعلان سٹیج سے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے منظوری فرما دینے کا ہوا۔ اس وقت آپ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب وڑائچ قائد خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا کے خیمے میں تھے اور چوہدری صاحب انہیں اعلان ہوجانے پر سٹیج کی طرف لئے جارہے تھے۔ خاکسار یہ منظر گجرات کے خیمے سے نکل کر دیکھ رہا تھا۔ ان سے خاکسار کا تعارف اس طرح ہوا کہ خاکسار 1986ء میں اپنی ملازمت کے سلسلہ میں سرگودھا آیا۔ خاکسار کا آبائی گاؤں رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں ہے۔ خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ رجوعہ تھے اور پڑدادا حضرت بڈھے خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ ابھی خاکسار مکان کی تلاش اور مختلف گھریلو امور کی انجام دہی میں مصروف تھا کہ مکرم چوہدری خادم حسین وڑائچ صاحب سابق قائد ضلع سرگودھا مجھے تلاش کرتے کرتے میرے کرائے کے مکان پر آئے۔ تعارف کے بعد فرمایا کہ بنگالی صاحب نے حکم دیا ہے کہ صفدر علی وڑائچ کو تلاش کرکے انہیں اپنی عاملہ میں شامل کریں لہٰذا میں آپ کو نگران داعیان خصوصی ضلع نامزد کرکے صدر مجلس کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوا رہا ہوں۔ اس طرح سرگودھا آتے ہی بنگالی صاحب نے مجھے خدمت دین کے کام میں لگا دیا۔

نومبر 1987ء کے پہلے ہفتے میں خاکسار اپنے گھر آیا تو ایک خط کھولا تو مکرم محمود احمد بنگالی صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے مجھے قائد ضلع سرگودھا مقرر فرما دیا۔ خاکسار رات کو دعا کرتا رہا کہ میں اس کام کا اہل نہیں اور بنگالی صاحب نے مجھے قائد ضلع بنا دیا ہے۔ چنانچہ صبح اس بات پر دل نے فیصلہ کیا کہ بنگالی صاحب سے جاکر بات کروں کہ میں اس عہدے کا اہل نہیں ہوں۔ چنانچہ اگلے روز جب خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے دفتر پہنچا۔ تو بنگالی صاحب نے مجھے دیکھ لیا اور مجھے آکر ملے اور اپنے دفتر لے گئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں سرگودھا کا قائد ضلع مقرر کیا ہے۔ خاکسار نے حوصلہ کرکے اپنا مدعا عرض کیا کہ میں معذرت کے لئے آیا ہوں کہ ابھی نیا نیا سرگودھا آیا ہوں، میری واقفیت نہیں، میں تقریر نہیں کرسکتا۔ میرے وسائل نہیں، میرے پاس اپنا ابھی گھر نہیں، میرے پاس سواری نہیں ہے۔ بنگالی صاحب ساتھ ساتھ اور کوئی بات اور کوئی بات کرتے رہے۔ جب میں نے کہا بس یہی باتیں ہیں اس سال نہ بنائیں۔ اگلے سال تقرر کردینا تو کہنے لگے کہ اگلے سال تو پھر خواہش ہوگی۔ لہٰذا جو خواہش کرے اسے تو عہدہ نہیں ملتا پھر فرمانے لگے میں بھی تمہاری طرح ایک دفعہ حضور کے پاس گیا تو حضور نے مندرجہ بالا تمام باتیں میں نے بھی کردیں۔ حضور نے مجھے فرمایا بنگالی کھڑے ہوجاؤ تو کھڑا ہوگیا میری طرف دیکھا اور فرمایا بنگالی تم خلیفہ کے تقرر کو مذاق سمجھتے ہو تو میں رونے لگا حضور نے کھڑے ہوکر میرے کندھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا بنگالی جاؤ اور جاکر دنیا کی قیادت کرو۔ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ میں بھی اسی زبان میں تمہیں کہتا ہوں کہ جاؤ اور جاکر سرگودھا کی قیادت کرو میں بھی تمہارے لئے دعا کروں گا اور حضور کی خدمت میں تمہارے لئے دعا کے لئے لکھتا رہوں گا۔ اس طرح ان کے ساتھ کام کا سلسلہ شروع ہوا۔

مختلف رنگ میں رہنمائی فرماتے۔ چند ماہ بعد قیادت خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر کے ایک اجتماع میں تشریف لائے۔ پروگرام کے بعد کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے کہ اچانک صدر صاحب نے مجھے مخاطب کرکے کہا کہ خادم حسین صاحب کدھر ہیں۔ میں نے کہا گھر ہی ہوں گے۔ کہنے لگے جب تم نے قائد علاقہ کو نہیں بلایا تو میں بھی کھانا نہیں کھاتا۔ لہٰذا اٹھ کھڑے ہوئے میں نے معذرت کرتے ہوئے کہا آپ تشریف رکھیں میں انہیں بلاتا ہوں تو بیٹھ گئے۔ جب میری بھرپور کوشش کے باوجود خادم حسین وڑائچ صاحب نہ آئے۔ تو خود فون کیا ان کے آنے پر کھانا شروع کیا۔ پھر الگ کرکے مجھے ان کے سامنے کہا کہ جب صدر آرہا ہو تو اپنے سے بڑے عہدیدار جو ہیڈ کوارٹرز پر موجود ہوں انہیں ضرور دعوت دی جاتی ہے۔ پھر خادم صاحب کو کہا کہ یہ آپ کا حق تھا کہ ان کی ٹریننگ آپ نے پہلے کی ہوتی گویا ہم دونوں کو خوب نصیحت کرکے گئے۔

1988ء کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ چک 98 شمالی میں فائرنگ کا وقوعہ ہوگیا اور بار بار مختلف کیسز کا سامنا تھا خاکسار صبح صبح ہی 98 شمالی پہنچ گیا۔ تو پتہ چلا کہ صدر صاحب آئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ خاکسار اس مقام پر پہنچا۔ جہاں صدر محترم کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی اور مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ موجود تھے۔ بنگالی صاحب نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ خادم صاحب کدھر ہیں میں نے عرض کیا ربوہ بیت المبارک میں اعتکاف بیٹھے ہیں۔ مبارک احمد چیمہ (جو اس وقت قائد شہر تھے) وہ کدھر ہیں میں نے عرض کیا وہ بیت الاحمدیہ نیو سول لائن سرگودھا میں اعتکاف بیٹھے ہیں۔ تو بڑے جلالی انداز میں کہا کہ یہ کس کی اجازت سے اعتکاف بیٹھے ہیں میں خاموش ہوگیا۔ تو مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے مجھے کہا کہ صدر صاحب کا مطلب ہے کہ اعتکاف وغیرہ کرنا ہو تو اپنے سے سینئر کو بتانا ضروری ہوتا ہے اور اپنا قائمقام بنانا ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح کارکنان کی رہنمائی کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مجھے نصیحت کی کہ جب آپ دورے پر جائیں تو تمام خدام واطفال اردگرد بٹھا لیا کریں ان سے گفتگو کیا کریں۔ انہیں مرکزی ہدایات دیں اور ان کے مسائل Discuss کریں۔ جب آپ ایسا کریں گے تو تقریر کرنا خود بخود آجائے گا۔ چنانچہ خاکسار نے ہمیشہ اپنے خدمت کے کاموں میں اسی پر عمل کیا۔ اب اگر مجھے کوئی کہے کہ بنگالی صاحب کے متعلق تقریر کریں تو کرسکتا ہوں۔ یہ بھی ان کی ایک ٹریننگ تھی جو ہمیں فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ ایک اجلاس میں کہنے لگے کہ اپنے خدام اور اطفال سے اس طرح محبت وپیار کا تعلق بناؤ کہ کسی وقت تم کسی کو تھپڑ لگاؤ تو وہ برداشت کرلے۔ پھر کہا کہ میری اپنے حلقہ کے زعیم کو یہ ہدایت ہے کہ محلّہ میں وقارعمل ہو، کوئی اجلاس یا کوئی بھی پروگرام ہو مجھے اس کی اطلاع کیا کرو۔ اگر مجھے اطلاع نہ ہوئی تو میں سمجھوں گا کہ ہمارے حلقہ کا زعیم کام نہیں کررہا اور پھر ان سب پروگراموں میں خاص طور پر وقارعمل میں خود شامل بھی ہوتا ہوں۔

ایک دفعہ آسٹریلیا سے پاکستان آئے ہوئے تھے خاکسار دعوت الی اللہ کے دفتر سے نکل رہا تھا برآمدے میں اچانک ملاقات ہوگئی۔ حال احوال پوچھنے کے بعد کہنے لگے کہ 14۔اکتوبر 1992ء کو آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ کہاں کہاں فائر لگے وہ دیکھے پھر فرمایا 9۔اکتوبر 1995ء کو آپ کی بیوی کو برین ہیمبرج ہوا۔ 16 جولائی 1996ء کو آپ کی دوسری شادی ہوئی۔ 9 مئی 1997ء کو آپ کا پہلا بیٹا مظہر علی وڑائچ پیدا ہوا، 22 فروری 1998ء کو آپ کے گھر ڈکیتی ہوئی اور ڈاکوؤں نے آپ کو مارا۔ 8 دسمبر 1998ء کو آپ کا بھائی ڈاکوؤں کے ہاتھوں وفات پاگیا۔ یہ تمام تاریخیں تک بتادیں اور میرے بازوؤں پر پیار سے ہاتھ پھیرتے رہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے اتنے دور بیٹھے ہوئے یہ ساری تاریخیں تک بتادی ہیں۔ تو کہنے لگے کہ ہم اپنے دوستوں کی اسی طرح خبر رکھتے ہیں یہ تھا ان کا اپنے کارکنان سے پیار اور حوصلہ افزائی کا انداز۔

ایک دفعہ خاکسار ان کے پاس صدر مجلس کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا تو کسی ضلع کے قائد نے انہیں پیشکش کی کہ میں آپ کے لئے آرام دہ اور گھومنے والی کرسی بنوانا چاہتا ہوں۔ جو میری طرف سے تحفہ قبول فرمائیں۔ آپ نے کہا یہ کام میں نے آنے والے صدر کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ میں تو سادہ کرسی استعمال میں رکھنا پسند کرتا ہوں۔ یہ عاجزی انکساری اور سادگی تھی۔ جو ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

88-1987ء کے سال بڑے کٹھن سال تھے کہا کرتے تھے کہ ایسی پلاننگ کرو کہ مرکز کی ہدایت آئے تو ضلع کی 60 جماعتوں میں فوری اطلاع ہوجائے اور حضور انور کا خطبہ مجالس / جماعتوں تک برقی رو کی طرح تقسیم ہوجائے۔ خاکسار نے صدر صاحب کی خدمت میں عرض کیا ہوا تھا کہ آپ ٹارگٹ دے کر چیک کرلیں کہ میرے پورے ضلع میں ایک یا دو گھنٹہ میں عمل ہوجائے گا تو کہتے مجھے آپ سے یہی توقع ہے۔

اسیران کی اس قدر فکر ہوتی کہ کوئی واقعہ گرفتاری کا ہوتا تو خود ملنے آجاتے، ان کے کھانے جیل میں سہولت، ان کی ضمانت تک کے کاموں کا جائزہ اور روزانہ کی بنیاد پر رپورٹ لیا کرتے تھے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مکرم مولانا محمود احمد شاہد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنے والی جماعت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

غربا کی ہمدردی میں جو مختلف تحریکات جماعت احمدیہ میں جاری ہیں اور ہمیشہ سے جاری ہیں ان میں ایک بیوت الحمد کا اضافہ ہو چکا ہے جس کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کی ہمدردی کی یہ تعلیم مکمل ہو جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کا جو تصور عطا فرمایا تھا اس کا خلاصہ یہی تھا جسے آج کل کی زبان میں روٹی، کپڑا اور مکان کہتے ہیں اور یہ وہ تعلیم ہے جسے انسان نے اپنی ترقی کی انتہا پر جاکر سیکھا ہے لیکن قرآن کریم ہمیں یہ بتاتا ہے کہ خدا نے آدمؑ کو جب تہذیب سکھانی شروع کی تو اس کے آغاز میں پہلی تعلیم یہ تھی کہ جنت کا تصور یہ ہے کہ اس میں روٹی کپڑا اور مکان مہیا ہونے چاہئیں۔......ہم اپنی خواہش کے مطابق فی الحال غربا کی ہمدردی میں اتنا خرچ نہیں کرسکتے جتنا کہ ہماری تمنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری توفیق کو انشاء اللہ بڑھاتا چلا جائے گا اور جوں جوں توفیق بڑھے گی ہم اس میدان میں بھی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ میرے دل کی یہ خواہش ہے کہ ساری دنیا میں ہمدردی کرنے والوں میں سب سے زیادہ ہمدردی کا عملی اظہار جماعت احمدیہ کی طرف سے ہو۔......

میرے دل میں خدا تعالیٰ نے اس معاملہ میں بے انتہا جوش پیدا کیا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں ایسے عظیم الشان کام سرانجام دے جو اپنی وسعت کے ساتھ اپنی شدت میں بھی بڑھتے رہیں یہاں تک کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں بنی نوع انسان کی سب سے زیادہ ہمدردی رکھنے والی اور ہمدردی میں عملی قدم اٹھانے والی جماعت بن جائے۔

(خطبات طاہر جلد 2 ص 572)

مکرم نصر اللہ بلوچ صاحب

حضرت صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

میرے نانا جان محترم ڈاکٹر ظفر حسن صاحب 20 ستمبر 1881ء کو دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام ملک نظام دین تھا۔ 1902ء میں آپ نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی جسے آخری وقت تک پوری وفاداری سے نبھایا۔ دوران تعلیم آپ کو بذریعہ خواب قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ مڈل کے بعد آپ میڈیکل سکول امرتسر میں داخل ہوئے۔ چونکہ دوران تعلیم احمدیت کو قبول کیا اس لئے اپنے کلاس فیلو پروفیسروں اور پرنسپل صاحب کو دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ جب آپ ڈاکٹری کے آخری سال میں تھے۔ تو آپ کی دعوت الی اللہ کی سرگرمیاں سکول میں کافی تیز ہو چکی تھیں۔ پھر سکول میں ہی ان کی مخالفت شروع ہوگئی اور ان کو فیل کروانے کی کوشش شروع ہوگئی۔ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود کو سارے حالات لکھ کر دعا کی درخواست کی تو حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا۔ چنانچہ جب امتحان کا رزلٹ آیا تو مسیح پاک کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ نہ صرف پورے ہوئے بلکہ ساتھ ہی Appointment Letter بھی ساتھ آ گیا۔

اب میرے نانا جان محترم ملٹری ہسپتال لاہور میں متعین ہوگئے۔ اس طرح ان کے ذاتی جوہر اجاگر ہونے کا موقع مل گیا اپنے اس دور کو انہوں نے بہت اچھے طریقے سے نبھایا۔ دوران ملازمت آپ ہمیشہ ماتحتوں سے حسن سلوک اور مروت سے پیش آتے طبیعت بہت سادہ تھی اس لئے ہر قسم کے تکلفات سے بیگانہ تھے دینی شعار کی سختی سے پابندی کرتے باوجود اس کے کہ ملٹری کی ملازمت تھی شروع سے ہی داڑھی رکھی ہوئی تھی۔ آپ ایک متوسط گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنے والد کا بہت فکر کرتے کہ وہ کب احمدیت میں داخل ہوں گے بڑی نرمی کے ساتھ کبھی کبھی ان سے عرض کرتے کہ وہ احمدیت میں داخل ہو جائیں والد صاحب کا کیونکہ کوئی ذریعہ معاش نہ تھا اس لیے ان کا ماہانہ خرچ مقرر کر رکھا تھا پھر ان کے والد صاحب ایک خدائی نشان کے ذریعے احمدیت میں داخل ہوئے۔

میرے نانا جان صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب 34 سال ملازمت کے بعد انڈین ملٹری ہسپتال چھاؤنی بکلوہ سے ریٹائر ہوئے ملازمت کے دوران انہیں متعدد میڈل اور بہادر کا خطاب بھی ملا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد 1939ء میں قادیان میں مستقل طور پر آباد ہوگئے۔ وہاں پر نور ہسپتال میں آنریری طور پر اپنی خدمات پیش کر دیں۔ ساتھ ساتھ آپ ڈسٹرکٹ سولجر بورڈ کے ممبر بھی بن گئے اور اس سلسلہ میں آپ نے جماعت کے متعدد افراد بیوہ عورتوں کے وظائف اور پینشن مقرر کروائیں اور آپ نے اس کام کو تقسیم ملک تک نہایت ایمانداری سے نبھایا۔

آپ نے 1929ء میں 1/10 حصہ کی وصیت کی جو بعد میں آپ نے 1/9 کر دی اس وصیت کو کمال جوانمردی سے آخر تک نبھایا۔ چندوں کے تحریک میں سب سے آگے ہوتے تھے چندوں کی ادائیگی میں کبھی سستی نہ کرتے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ انتہائی سادگی سے زندگی گزارنے کے قائل تھے۔ نمودونمائش نام کی کوئی چیز نہ تھی۔

میرے نانا جان بہت سی خوبیوں کے مالک تھے آپ نہایت خلیق، ملنسار، ہمدرد اور سلسلہ کے لئے قربانی کرنے والے وجود تھے۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ دلی عقیدت اور اخلاص رکھتے تھے۔ باوجود پیرانہ سالی اور ضعف جسمانی کے آپ سلسلہ کی خدمت کے لیے ہر وقت مستعد نظر آتے تھے۔ کسی جماعتی خدمت کے لیے ان کو دفتر میں بلایا جاتا تو فوراً حاضر ہو جاتے اور آنریری خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے اور اسی میں اپنی سعادت سمجھتے۔ فیروز پور آرسنل میں جب احمدیوں کے لئے تاج پوشی کی تقریب ہوئی تو انہیں بھی تمغہ سے نوازا گیا۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں بیمار ہوگئے اور لاہور چھاؤنی میں قیام پذیر ہوگئے اور وہیں پر 25 جون 1969ء کو تقریباً 81 سال کی عمر میں انتقال کر گئے اور بہشتی مقبرہ قطعہ نمبر 7 میں دفن ہوئے وفات کے وقت انہوں نے ایک بیٹا ملک مظفر احمد صاحب، 7 بیٹیاں اور تقریباً 100 کے قریب نواسے نواسیاں۔ پوتے پوتیاں سوگوار چھوڑے۔ ان کے ایک بیٹے مکرم ملک حبیب حسن صاحب جوانی میں ہی وفات پا گئے تھے۔ ان کے پوتے مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب لمبے عرصہ سے نائب ناظر ضیافت کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور ان کے ایک نواسے مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب کو لمبا عرصہ تک پہلے امور عامہ اور پھر دفتر صدر عمومی میں خدمت کی توفیق ملی۔ ان کے دو داماد بھی ایک لمبا عرصہ تک جماعت کی علمی خدمت میں مصروف رہے۔

1۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبشر جو میرے والد بھی تھے ترجمۃ القرآن بطرز جدید اور 38 کتابوں کے مصنف بھی تھے۔

2۔ مولانا ظفر محمد صاحب جو میرے خالو تھے۔ وہ سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ اور عربی فارسی اور اُردو کے مشہور شاعر تھے۔

ان کی نسل آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی نسلوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

اخوت کی بنیادیں مضبوط کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ کون ہے وہ حاجت مند جسے ہم نے کھانا دینا ہے۔ اس کے لئے آپس میں تعلقات اور آپس میں پیار کے بڑھانے کی ضرورت ہے اور اپنی تنظیم کو اس طرح اخوت کی بنیادوں پر مضبوط کرنے کی ضرورت ہے کہ محلّہ والوں کو معلوم ہو کہ آج فلاں گھرانہ کسی وجہ سے کھانا نہیں پکا سکا۔

اکثر گھرانے مزدوروں کے ہوتے ہیں جو روزانہ کماتے ہیں اور جو کماتے ہیں وہی کھاتے ہیں۔ اتفاقاً کسی گھرانے کا ذمہ دار شخص ایک یا دو دن کے لئے بیمار ہو جاتا ہے تو اگر محلے والے اس سے پوری طرح واقف ہوں۔ تو ان کو معلوم ہوگا کہ آج فلاں شخص (بیت الذکر) میں نظر نہیں آیا اس لئے وہ اسے دیکھنے جائیں گے۔ بیمار ہوگا تو اس کی عیادت کریں گے۔ اس طرح ان کو ثواب بھی مل جائے گا۔ پھر ان کو خود ہی خیال ہوگا کہ یہ بیمار ہے اسے اور اس کے گھر والوں کو کھانے کی ضرورت ہے۔

ان کے لئے کھانا مہیا کرنا چاہئے پریذیڈنٹ محلّہ یا سیکرٹری یا جس کی ڈیوٹی لگائی جائے وہ دو تین گھروں میں جا کر کہہ سکتا ہے کہ جو کچھ توفیق ہے اپنے بھائی کی مدد کے لئے دیدو۔ اسی طرح وہ گھرانہ بھوکا بھی نہیں رہے گا اور آپ کا بھی کوئی زائد خرچ نہیں ہوگا اور پھر خدا کی نگاہ میں آپ کتنے بڑے ثواب کے مستحق ہو جائیں گے۔

(-) (الدّھر:12) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایسے لوگوں کو اس دن کے شر سے محفوظ رکھوں گا اور نجات دوں گا اپنی رحمت سے نوازوں گا اور اپنی مغفرت کی چادر سے ان کو ڈھانپ لوں گا۔

پس ہمارے خدا نے ایک حکم دیا ہے ہمارے پیارے رسول محمد ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ محتاجوں کو کھانا کھلاؤ اور ہم نے اس تاکیدی ارشاد پر عمل کرنا ہے۔ (خطبات ناصر جلد 1 ص 51)

☆☆ ☆ ☆☆

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

۞ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

۞ مکرم احمد حسیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع گجرات کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وار اکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆☆ ☆ ☆☆

مشہور شہر

آمسٹرڈیم
(AMSTERDAM

یہ شہر اپنی خوبصورتی کی وجہ سے پورے یورپ میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ اسے بحری تجارتی مرکز ہونے کی بھی حیثیت حاصل ہے۔ یہاں کی بندرگاہی صنعت کو دوسری جنگ عظیم کے بعد فروغ حاصل ہوا۔ یہ شہر شمالی نیدرلینڈ میں واقع ہے۔ اس کے جغرافیائی محل وقوع کی بناء پر اسے شمال کا وینس بھی کہتے ہیں۔ آبادی تقریباً دس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ آج سے تقریباً سات سو سال قبل یہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جسے آمسٹل ڈیم کہتے تھے۔ یہ نام دریائے آمسٹل پر باندھے گئے بند تعمیر شدہ 275ء کی نسبت سے رکھا گیا تھا۔

صنعتی اور تجارتی لحاظ سے یہ شہر آج بھی شہرت کا حامل ہے۔ یہاں ہیروں اور جواہر تراشی جہاز سازی، طباعتی مشینیں، ہوائی جہاز، ادویات ریشم اور رنگائی کی مشہور صنعتیں قائم کی گئی ہیں۔ یہاں غیر ملکی سیاحوں کی سہولت کے لیے بہت سے ہوٹل بھی ہیں۔ قابل دید مقامات میں سٹاک ایکسچینج کی عمارت (تعمیر کردہ 1903ء) شاہی محل (تعمیر کردہ 1640ء)، دی نیو چرچ (1408ء)، ٹکسال (تعمیر کردہ 1619ء)، نیشنل آرٹ گیلری کی عمارت، میونسپلٹی کا عجائب گھر اور ریمبراں ہاؤس کی عمارات قابل ذکر ہیں۔

مشہور مصور ریمبراں (1639-1740ء) اور مفکر اسپنوزا کی قبریں بھی یہیں ہیں۔ ریمبراں ہاؤس اس مصور کی جائے پیدائش ہے جسے اب قومی یادگار کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ شہر بذریعہ ریل، سڑک اور فضائی راستوں سے ملک کے دوسرے بڑے شہروں سے ملا ہوا ہے۔ یہاں ایک بڑا بین الاقوامی ہوائی اڈہ ہے، جہاں سے دنیا بھر کے جہاز پرواز کرتے ہیں۔ آمسٹرڈیم 1928ء کی کھیلوں کا بھی اہم مقام ہے۔ ان کھیلوں کے لیے ایک بہت بڑا سٹیڈیم بھی تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کے نواح میں لگے ہوئے پھولوں نے اس کی خوبصورتی کو دوبالا کر دیا ہے۔

یہاں بہت سے عجائب گھر بھی ہیں۔ جن میں رجکس میوزیم (RIJIKS MUSEUM) سٹیڈلجک (STEDELIJK) میوزیم کی دیدہ زیب عمارات قابل ذکر ہیں۔ وین گاخ (VAN GOGH) کا عجائب گھر 1972ء میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ عجائب گھر فنون لطیفہ کے ایک اہم مرکز کی حیثیت سے پورے نیدرلینڈ میں مشہور ہے۔

آمسٹرڈیم ایکسچینج بنک 1609ء میں قائم کیا گیا۔ یہ پورے یورپ میں ایک بہت بڑے کلیرنگ ہاؤس کے طور پر مشہور ہے۔ یہاں ہوائی اڈہ، ریلوے سٹیشن اور دو یونیورسٹیاں بھی ہیں ان کا قیام علی الترتیب 1632ء اور 1880ء میں عمل میں آیا۔

☆☆ ☆ ☆☆

معلوماتی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

تین ڈیوائسز چارج کرنے والی USB کیبل

سام سنگ نے ایسی USB کیبل متعارف کروائی ہے، جس سے ایک ہی وقت میں تین ڈیوائسز کو چارج کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک سرے سے USB پلگ کے ذریعہ وال چارجر کے ساتھ منسلک ہوگی جبکہ اس کے دوسرے سرے پر تین مائیکرو USB پلگ ہوں گے۔ جن کی مدد سے تین الیکٹرانک ڈیوائسز کو چارج کیا جاسکے گا۔ یہ کیبل وال چارجر سے ملنے والی 2 ایمپیئر پاور کو ایک ہی وقت میں 3 ڈیوائسز تک پہنچائے گی۔ یہ عام طور پر استعمال کئے جانے والے چارجر سے کم چارج کرے گی۔ (روزنامہ ایکسپریس 25 اگست 2014ء)

عینک سے نجات دلانے والی دوا تیار

برطانوی سائنسدانوں نے عینک سے جان چھڑانے کے لئے ایک نئی دوا تیار کرلی۔ یہ دوا ایک ایسا قطرہ ہے، جو آپریشن کے ذریعے متعلقہ شخص کی آنکھ میں نصب کردیا جاتا ہے۔ رین ڈراپ کے نام سے بنائی جانے والی اس دوا کی تنصیب کے دوران مریض کو بالکل بھی تکلیف نہیں ہوتی اور وہ اس قابل ہوجاتا ہے کہ کسی بھی تحریر پر فوکس کرسکے۔ اس نئی تکنیک کو لیزر سرجری کا متبادل بھی قرار دیا جارہا ہے لیکن اس میں فرق یہ ہے کہ لیزر سرجری کے لئے جہاں ایک گھنٹے سے بھی زیادہ وقت درکار ہوتا ہے وہیں اس نئی تکنیک کی تنصیب میں صرف دس منٹ لگتے ہیں۔ (روزنامہ دنیا 30 اگست 2014ء)

پیدل چلنا، بیماریوں سے نجات کا ذریعہ

برٹش ہارٹ فاؤنڈیشن کا کہنا ہے کہ روزانہ دس ہزار قدم (تقریباً پانچ میل) چل لیا جائے تو جسم کی چربی کم ہوجاتی ہے اور دل صحت مند رہتا ہے۔ بعض ماہرین یہ بھی کہتے ہیں کہ روزانہ اتنا چل لینے کے بعد نہ تو جم (Gym) جانے کی ضرورت ہے اور نہ ڈائیٹنگ کی۔

واک یا تیز قدمی کرنے سے مٹاپے سے بچا جاسکتا ہے۔ کولیسٹرول کم کیا جاسکتا ہے۔ عضلات مضبوط ہوتے ہیں اور دل اور شریانوں کے نظام کو تقویت ملتی ہے۔ اس طرح مرض قلب اور حملہ قلب کا خطرہ گھٹ جاتا ہے۔ نیز ہڈیوں کی گنجانیت (موٹائی) بڑھتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہڈیوں کے خستہ ہونے اور ٹوٹنے کا امکان کم ہوجاتا ہے۔ فشار خون میں بھی کمی آتی ہے اور شریانوں یا رگوں پر دباؤ کم ہوجانے سے دماغ میں رگ پھٹنے کا خطرہ کم ہوجاتا ہے اور اس طرح فالج کا امکان بھی کم ہوجاتا ہے۔

اپنی گاڑی دفتر یا سپر مارکیٹ سے تھوڑے فاصلے پر کھڑی کیجئے اور یہ تھوڑا سا فاصلہ پیدل طے کرلیجئے۔ بڑی عمارتوں میں لفٹ یا برقی سیڑھی کے بجائے زینہ استعمال کیجئے۔ دن میں جب بھی فرصت ملے دو بار دس، دس منٹ واک کرلیجئے۔ فاصلہ ایک میل سے کم ہو تو سواری کی بجائے پیدل چلنے کی کوشش کیجئے۔ ایک دم دس ہزار قدم واک کرنے کے بجائے کافی کم فاصلے سے شروع کریں اور پھر پانچ پانچ سو قدم بڑھا کر کچھ دن میں اپنا ٹارگٹ پورا کریں۔ دو ہزار قدم چلنے میں پندرہ منٹ لگیں گے اور سو حرارے جلیں گے۔ دو ہزار قدم برابر ہیں ایک میل کے۔

(ہمدرد صحت دسمبر 2005ء)

دل کی کارکردگی پر نظر رکھنے والا اسمارٹ ہیڈفون

اس ہیڈ فون میں جدید ٹیکنالوجی اور انتہائی حساس سینسر نصب کئے گئے ہیں جو بذریعہ ایس ایم ایس آپ کے سمارٹ فون پر آپ کی صحت کے حوالے سے رپورٹ بھیجتا رہتا ہے۔ عموماً الیکٹرانکس اشیاء کو چارج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے مگر اس ہیڈفون کو کبھی چارج کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اسے سمارٹ فون سے منسلک کرنے کے لئے ایک مخصوص ایپلی کیشن بھی تیار کی گئی ہے۔ اس کی قیمت 50 سینٹ ہے۔ (روزنامہ نئی بات 18 اگست 2014ء)

بغیر آواز والی موٹر سائیکل

امریکی کمپنی نے بغیر آواز والی ایسی موٹر سائیکل تیار کی ہے جس کی رفتار 158 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔ اس کی بیٹری کو بجلی سے تیار کیا جائے گا اور ایک ہفتہ مکمل چارجنگ سے یہ 243 کلومیٹر طے کرسکے گی۔ اس کا وزن 215 کلوگرام ہے۔ اسے 100 کلومیٹر چلانے کا خرچہ تقریباً آدھے لٹر پٹرول کی قیمت کے برابر ہے۔ (روزنامہ ایکسپریس 11 اگست 2014ء)

زیادہ چیونگم چبانا سر درد کا باعث

تل ابیب یونیورسٹی کی ایک تحقیق کے مطابق چیونگم کا بہت زیادہ استعمال نوجوانوں میں مستقل سر درد اور مائیگرین کا باعث بن سکتا ہے۔ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ نوجوانوں میں مستقل سر درد کی ایک بڑی وجہ ہر وقت چیونگم چبانا بھی ہوسکتی ہے جسے ترک کرکے اس سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ صرف ایک ماہ چیونگم سے دوری اختیار کرکے اس بیماری پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 28 مئی 2014ء)

بجلی کے بلوں کے بارہ میں ضروری ہدایت

صارفین بجلی اپنے بل پی سی او یا دوسری دکانوں پر ادا نہ کریں۔ کیونکہ پی سی او یا دوسری دکانوں والے صارفین سے تو رقم وصول کرلیتے ہیں۔ لیکن آگے وہ فیسکو کے اکاؤنٹ میں جمع نہیں کراتے۔

جس کی وجہ سے فیسکو کی ریکوری کو بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے اور صارفین بھی اس وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ کیونکہ ان کی وجہ سے صارفین کو دوبارہ بل لگ کر آجاتا ہے۔

(ڈویژنل آفیسر فیسکو سب ڈویژن چناب نگر ربوہ)

نیا آئی پیڈ، دنیا کی پتلی ترین ٹیبلٹ

یہ آئی پیڈ 6.1 ملی میٹر موٹا ہے اور اس میں ٹچ آئی ڈی فنگر پرنٹ سینسر نصب کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں پہلی بار اینٹی ریفلیکٹو کوٹنگ استعمال کی گئی ہے جو دن کی روشنی میں بھی سکرین کو سہولت سے دیکھنے میں مدد دیتی ہے۔ اس کے علاوہ آئی پیڈ منی کا نیا ورژن بھی متعارف کروایا گیا ہے۔ جیسے آئی پیڈ منی 3 کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں بھی فنگر پرنٹ سینسر نصب ہے، تاہم اس میں پرانا A7 پروسیسر ہے اور اس کا کیمرا بھی نسبتاً کم ریزولیشن والا ہے۔

(بی بی سی اردو 18۔اکتوبر 2014ء)

نمک کا کم استعمال بیماریوں سے بچائے

لندن سکول آف میڈیسن کے ماہرین کی جانب سے کی گئی ایک تحقیق کے مطابق روزمرہ کی خوراک میں نمک کی مقدار کم کرکے ہارٹ اٹیک اور فالج سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ نمک کی مقدار میں 15 فیصد تک کمی کرکے امراض قلب سے موت کا خطرہ 40 فیصد اور فالج کا 42 فیصد تک کم کیا جاسکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق نمک کا زیادہ استعمال کرنے والے افراد ہائی بلڈ پریشر کا شکار ہوکر امراض قلب اور فالج میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 20 ستمبر 2014ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 23۔اکتوبر

طلوع فجر	4:55
طلوع آفتاب	6:15
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:30

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23۔اکتوبر 2014ء

6:15 am	جلسہ سالانہ جرمنی
7:25 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
11:45 am	حضور انور کا یو ایس اے کانگریس کے ممبران کو خطاب کیم جولائی 2012ء
2:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:15 pm	حضور انور کا یو ایس اے کے ممبران کو خطاب

درخواست دعا

مکرم چوہدری عبدالحمید مجید کشمیری صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری نواسی عزیزہ نورالایمان واقفہ نو بنت مکرم وقاص احمد صاحب مربی سلسلہ وزیر آباد عمر اڑھائی سال گردوں کے کینسر (Wilm's Tumour) کے مرض میں مبتلا ہے۔ ان دنوں لاہور کے ایک ہسپتال میں بذریعہ کیموتھراپی علاج جاری ہے۔ کمزوری اور تکلیف میں شدت ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ عزیزہ کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور والدین کی پریشانی دور فرمائے۔ آمین

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھے اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہوچکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

اہل ربوہ کے لئے خوشخبری
بسم اللہ فیبرکس
آگیا جی آگیا کاٹن لیلن میلہ 2014/2015 آگیا
نیز فینسی ریشمی سوٹوں کے نت نئے ڈیزائن
چیمہ مارکیٹ ربوہ: 0300-7716468

FR-10

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔
نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیریئر ڈیکوریشن کی جاتی ہے
145۔فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell:0332-4828432,0323-3354444
طالب دعا: قیصر خلیل خاں